مولانا ابو یوسف محمد شریف محدّث کوٹلویؒ کی خدماتِ حدیث شریف

مجیب احمد *

Abstract

In this paper, based on the primary sources, an attempt has been made to discuss the contribution and services of Mawlānā Abū Yūsuf Muḥammad Sharīf (d. January 1951) commonly known as *Faqīh-i-Āʻẓam* and *Muḥaddith-i-Koṯalwī* in the field of *Ḥadīth*, the second most important source of Islamic Law. *Mawlānā Muḥaddith-i-Koṯalwī* having a deep insight in the Science of *Ḥadīth* has written extensively on this facet of Islamic learning.

Mawlānā Abū Yūsuf Muḥammad Sharīf Muḥaddith-i-Koṯalwī through his *fatāwā*, articles, sermons and books done a great service for the Science of *Ḥadīth*. He has explained the five pillars of Islam and other rituals in the light of different *āḥādīth*. Being a *Ḥanafī ʻālim*, *Mawlānā Muḥaddith-i-Koṯalwī* also proved that the *Fiqh-i-Ḥanafī*, the most popular *fiqh* among the South Asian Muslims, is in accordance with the authentic *āḥādīth*. He has also discussed the difference between a *Ḥadīth* and *Sunnah*.

KEYWORDS: Muḥaddith, āḥādīth Fiqh-i-Ḥanafī, Sunnah.

مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ کوٹلی لوہاراں (غربی)، ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔(م:1951)والد محترم کا نام مولانا حافظ عبد الرحمٰن نقشبندیؒ (م۔۱۸۸۱ء) تھا۔ ابتدائی تعلیم، درسِ نظامی کی تکمیل اور فنِ مناظرہ کی تربیت اپنے والد محترمؒ سے حاصل کی۔ والدِ محترمؒ کی وفات کے بعد، آپ مزید تعلیم کے لیے اپنے وقت کے جید علمائے کرام سے فیض یاب ہوئے۔ کچھ عرصہ کے لیے آپ انجمن نعمانیہ ہند، لاہور (۱۸۸۷ء) کے قائم کردہ دار العلوم انجمن نعمانیہ، لاہور میں بھی زیر تعلیم رہے۔ (۱)

* مجیب احمد، ایسوی ایٹ پروفیسر، شعبہ تاریخ و مطالعہ پاکستان، انٹرنیشنل اسلامک یونی ورسٹی، اسلام آباد۔

علوم ظاہری کے علاوہ، علوم باطنی کی تحصیل کے لیے بھی مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے اپنے عہد کے کامل اصحاب طریقت کا انتخاب کیا اور ان سے مختلف سلاسل طریقت میں فیض یاب ہوئے۔ سلسلہ نقشبندیہ مجددیہ میں آپ کو خواجہ فقیر محمدؒ چوراہی (۹۹ء/۹۸/۷اء۔۱۸۹۷ء)، چورہ شریف، ضلع اٹک، پیر سید جماعت علی شاہ لاثانیؒ (۶۰ء/ ۱۸۵۹ء۔ ۱۹۳۹ء)، علی پور سیداں شریف، ضلع سیالکوٹ (اب ضلع نارووال)، پیر سید جماعت علی شاہؒ علی پوری (۱۸۴۱ء۔ ۱۹۵۱ء)، علی پور سیداں شریف، ضلع سیالکوٹ اور خواجہ حافظ محمد عبدالکریمؒ نقشبندی (۱۸۴۸ء۔۱۹۳۶ء)، عید گاہ شریف، راولپنڈی سے فیض حاصل تھا۔ جبکہ سلسلۂ قادریہ برکاتیہ رضویہ میں مولانا شاہ محمد احمد رضا خاں بریلویؒ (۱۸۵۶ء۔۱۹۲۱ء) بریلی شریف، اتر پردیش سے بھی نسبت روحانی حاصل تھی۔ مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ کو موخر الذکر تینوں بزرگوں سے اجازت بیعت اور خرقہ خلافت بھی حاصل تھا۔

مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ کو اپنے دورِ طالب علمی ہی سے مطالعۂ حدیث شریف اور علم فقہ سے خصوصی لگاؤ تھا۔ ایک روایت کے مطابق، آپ کو پچاس ہزار سے زائد مستند احادیث حفظ تھیں۔[۲] آپ کا روزانہ کا معمول تھا کہ تلاوت قرآن مجید کے بعد، آپ مختلف کتب احادیث کا مطالعہ کرتے اور ان پر، اپنی یادداشت کے لیے حواشی اور حوالے لکھتے۔[۳] یہ اسی مطالعۂ حدیث شریف کا فیض تھا کہ آپ کی بصارت آخری وقت تک بالکل بحال تھی۔ اس حوالے سے آپ کا ایک قول ملتا ہے۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے کہ "یہ میری نظر کی بحالی حدیث پاک کے مطالعے سے اور اذان میں حضور اکرم ﷺ کا نام نامی سن کر چوم کر آنکھوں سے لگانے کی بدولت ہے۔"[۴]

مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے ساری زندگی حدیث شریف اور فقہ حنفی میں باہمی ربط و تطبیق پیدا کرنے میں بسر کی۔ اس سلسلے میں تحدیثِ نعمت کے طور پر ایک جگہ وہ خود کہتے ہیں:

حدیث مصطفی سے ہے دہن پیمانہ کوثر
زبان تر مری ہے موجِ بحر فقہ نعمانی[۵]

یہی وجہ ہے کہ آپ جنوبی ایشیا کے علمی و دینی حلقوں میں جہاں 'فقیہ اعظم' جیسے لقب سے معروف ہیں، وہیں آپ 'استاذ المحدثین'، 'راس المحدثین'، 'زبدۃ المحدثین' اور 'محدّث کوٹلوی' جیسے القابات سے بھی مشہور ہیں۔

مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ کا انتقال ۱۵/ جنوری ۱۹۵۱ء کو عصر اور مغرب کے درمیان، راولپنڈی میں ہوا۔ تاہم آپ کی تدفین ۱۶/ جنوری کو کوٹلی لوہاراں (غربی) کی تاریخی مسجد دارے والی کے احاطہ میں کی گئی۔ آپ کی وفات پر پاکستان اور بھارت کے دینی و علمی حلقوں میں گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا۔ کئی رسائل و جرائد نے تعزیتی شذرے لکھے۔ ہفت روزہ رضوان (لاہور) نے اپنے ادارتی شذرہ میں لکھا کہ "۔۔۔ حق یہ ہے کہ آج دنیائے سنیت میں ایک ایسے محدث اور عالم باعمل کی کمی ہوگئی ہے۔ جس کا پورا ہونا ناممکن ہے۔"[۶]

مولانا ابویوسف محمد شریفؒ بحیثیت ایک محدّث

مولانا ابویوسف محمد شریفؒ کو مولانا شاہ احمد رضا خاں بریلویؒ نے اکتوبر ۱۹۱۹ء میں **صحاح ستہ**، ابو عبداللہ محمد بن عبداللہ خطیبؒ (م۔ ۴۰ھ/ ۱۳۳۹ء) کی مشکٰوۃ المصابیح اور حدیث شریف کی دیگر تمام متداولہ کتب کی اجازت اور سند تبرکاً دی تھی۔ اسی طرح آپ کو شیخ الحافظ عمر ضیاء الدین الداغستانیؒ (م۔ ۲۲ء/ ۱۹۲۱ء) نے جنوری ۱۹۱۰ء میں ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل بخاریؒ (۸۱۰ء۔ ۸۷۰ء) کی صحیح بخاری شریف کی سند تبرکاً دی تھی۔ شیخ یوسف بن اسماعیل نبہانیؒ (۱۸۴۸ء۔ ۱۹۳۲ء) نے بھی مولانا ابویوسف محمد شریفؒ کو تبرکاً سند حدیث شریف دی تھی۔[۷] یہ انھی اسانید کا دیا ہوا اعتماد اور حدیث شریف سے اپنے فطری لگاؤ کا نتیجہ تھا کہ مولانا ابویوسف محمد شریفؒ نے حدیث شریف کے حوالے سے گراں قدر اور نمایاں خدمات سرانجام دیں۔

مولانا ابویوسف محمد شریفؒ کی خدماتِ حدیث شریف سیرت نبوی ﷺ

حضور اکرم ﷺ کے فضائل و محامد، اوصاف و کمالات اور علوم و اختیارات کا چالیس مستند احادیث سے ثبوت، مع عام فہم ترجمہ و تشریح اربعین نبویہ[۸] میں بیان کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی کتاب کے آخر میں صحاح ستہ سے ماخوذ 'جواہر پارے' کے عنوان سے حضور اکرم ﷺ کے پچیس ارشادات مع ترجمہ تحریر کیے گئے ہیں، جو، ہر انسان کے لیے دینی و دنیاوی ترقی اور فلاح کے ضامن ہیں۔ اربعین نبویہ، الاربعین فی فضائل النبی الامین کے نام سے بھی معروف ہے۔

ارکان اسلام

نماز

اربعین حنفیہ[۹] میں مولانا ابویوسف محمد شریفؒ نے چالیس احادیث بابت نماز درج کی ہیں، جن کے ذریعے نماز سے متعلق تمام اختلافی مسائل مثلاً فاتحہ خلف الامام، آمین بالجہر، رفع الیدین، وضع الیدین، اوقات نماز، اقامت کا بیان، مرد و عورت کی نماز کا طریقہ، نماز کے بعد دعا مانگنا اور طریقہ وضو میں نہایت مبسوط بحث کی گئی ہے اور دلائل ساطعہ و براہین قاطعہ سے ثابت کیا ہے کہ حنفی طریقۂ نماز ہی مطابق بہ احادیث ہے۔

نماز سے متعلقہ انھی اختلافی مسائل کو مولانا ابویوسف محمد شریفؒ نے شمس الحق[۱۰] میں بھی تفصیل سے بیان کیا ہے۔ آپ کی تحقیق کے مطابق فاتحہ خلف الامام کے حق میں کوئی حدیث صحیح نہیں، جتنی احادیث اس کے حق میں بیان کی جاتی ہیں وہ ضعیف ہیں، کسی حدیث صحیح متصل سے حضور اکرم ﷺ کا اپنی وفات ظاہری تک رفع یدین کرنا ثابت نہیں۔ اسی طرح خلفائے اربعہؓ سے بھی بسند صحیح رفع یدین کرنا ثابت نہیں، کسی صحیح حدیث شریف سے حضور اکرم ﷺ کا ایسے طریقے سے آمین کہنا ثابت نہیں جو پہلی صف کے سارے نمازیوں نے حضور اکرم ﷺ کی آمین کی آواز

سنی ہو یا حضور اکرم ﷺ نے آمین زور سے کہنے کو فرمایا ہو۔ مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ اس سلسلے میں مزید بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ اور خلفائے راشدینؓ کے مقتدیوں کے زور سے آمین کہنے میں کوئی ضعیف حدیث بھی موجود نہیں۔ وضع الیدین علی الصدر بھی کسی حدیث صحیح مرفوع متصل میں موجود نہیں۔

کا من النسوان فی تردید اعداء النعمان (۱۱) میں مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے پنجابی نظم میں احادیث کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ فاتحہ خلف الامام، رفع یدین، وضع یدین اور آمین بالجہر کہنا کسی حدیث صحیح سے ثابت نہیں۔

نماز مدلّل (۱۲) میں مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے غسل، آغاز وضو سے اخیر نماز کے سلام تک ہر ایک فرض، واجب، سنت اور مستحب کے لیے قرآن مجید اور احادیث سے دلائل بیان کیے ہیں اور مسئلہ فاتحہ خلف الامام، رفع الیدین، وضع الیدین اور آمین بالجہر پر مفصّل بحث کی ہے اور ان مسائل مختلفہ میں نہایت تحقیق کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ حنفی مذہب میں جو طریقہ نماز پڑھنے کا ہے یہی طریقہ حضور اکرم ﷺ کا تھا۔

پنجابی نظم میں لکھی گئی کتاب نماز مترجم منظوم پنجابی (۱۳) میں احادیث کی روشنی میں مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے اخلاص کی ضرورت، نماز کی فضیلت، طریقہ نماز، فرض کے بعد دعا مانگنے کا ثبوت اور نماز جنازہ کا طریقہ بیان کیا ہے۔

مسئلہ سنت فجر (۱۴) میں مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے احادیث اور آثار صحابہ کرامؓ سے بیان کیا ہے کہ افضل یہی ہے کہ فجر کی سنتیں آدمی گھر سے پڑھ کر آئے۔ لیکن اگر وہ گھر سے پڑھ کر نہ آئے اور ایسی حالت میں مسجد آئے کہ جماعت کھڑی ہے اور اسے یقین ہو کہ وہ سنتیں پڑھ کر جماعت میں شامل ہو جائے گا تو جماعت سے الگ ہو کر سنتیں ادا کر لے۔ بصورت دیگر پہلے فرض، جماعت کے ساتھ ادا کر لے۔ سنتیں طلوع آفتاب کے بعد کہیں بھی پڑھ لے۔

مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے مستورات کی نماز (۱۵) میں احادیث کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ کے زمانے میں خواتین کا مسجد میں نماز کے لیے آنا ایک امر مباح تھا اور وہ بھی چند شرائط کے ساتھ۔ جبکہ عورتوں کا عیدین میں جانا (۱۶) میں انھوں نے احادیث، آثار صحابہ کرامؓ اور شروح کتب احادیث کے ذریعے ثابت کیا ہے کہ موجودہ زمانے میں عورتوں کا جمعہ اور عیدین اور عام نمازوں کے لیے گھر سے نکلنا، نہ ضروری ہے اور نہ واجب۔ بلکہ ان کا نہ نکلنا ہی اصول شریعت کے مقتضا کے موافق ہے۔

روزہ

مسائل ماہِ رمضان (۱۷) میں احادیث کی روشنی میں مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے فضائل و مسائل رمضان بیان کیے ہیں جبکہ کتاب التراویح (۱۸) میں بیس صحیح احادیث سے انھوں نے ثابت کیا ہے کہ نماز تراویح کی بیس رکعات مسنون ہیں اور آٹھ رکعات کے حق میں جو احادیث مشہور ہیں، ان کو مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے مضطرب اور ضعیف ثابت کیا ہے۔

مآخذ قانون

اجتہاد

مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے اپنی کتاب اجتہاد [19] میں قرآن مجید اور احادیث سے اجتہاد کی فضیلت بیان کی ہے اور ثابت کیا ہے کہ انبیائے کرامؑ کو اجتہاد کرنا جائز ہے اور انھوں نے اجتہاد کیا بھی۔ حضور اکرم ﷺ کی حیات ظاہری میں صحابہ کرامؓ نے اجتہاد کیا اور بقول مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ، کتب احادیث میں ایسے بہت سے واقعات ہیں کہ جن کے ذریعے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ کرامؓ نے اپنے اجتہاد سے قیاس کر کے حکم فرمایا اور دوسروں نے اسے تسلیم بھی کیا۔

معاملات/معاشرت

ختم و فاتحہ کے جواز میں [20] میں مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے مستند احادیث سے ثابت کیا ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے نہ صرف طعام پر دعا مانگی بلکہ ہاتھ اٹھا کر دعا بھی مانگی۔ اسی طرح بقول مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ، دعا سے پہلے آیات قرآنی کی تلاوت کرنا جائز ہے۔ ختم و فاتحہ کے جواز میں، انتفاع الاموات بالصدقات والختمات کے نام سے بھی معروف ہے۔

حقیقت نماز جنازہ [21] میں مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے نماز جنازہ کا طریقہ، دعائیں، مسائل اور اسقاط کی ترکیب و جواز قرآن مجید اور احادیث سے محققانہ طور پر ثابت کیا ہے جبکہ نماز جنازہ کے بعد دعا [22] میں انھوں نے قرآن مجید اور احادیث سے ثابت کیا ہے کہ نماز جنازہ کے بعد دعا مانگنا جائز ہے۔

القول الصائب [23] میں مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے احادیث کی روشنی میں ثابت کیا ہے کہ غائبانہ نماز جنازہ پڑھنا جائز نہیں۔

تحقیق البدعت [24] میں مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے پنجابی نظم میں بدعت کی صحیح تعریف بیان کی ہے۔ جس کے مطابق بدعت شرعی وہ ہے جس کے ذریعے قرآن مجید، صحیح حدیث، اجماع یا کسی اثر کے برخلاف، دین میں کوئی نئی بات ایجاد کی جائے۔ اس حوالے سے انھوں نے حضور اکرم ﷺ کی حیات ظاہری میں صحابہ کرامؓ کی طرف سے جاری کردہ آٹھ نئی باتیں اور وفات ظاہری کے بعد جاری کردہ بارہ نئی باتوں کا ذکر کیا ہے۔ مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے تحقیق البدعت میں ایک اصول بھی بیان کیا ہے کہ کوئی نیا نیک عمل، جو قرآن مجید، احادیث یا اجماع کے خلاف نہ ہو، وہ مستحسن ہے البتہ اس پر دوام ضروری ہے۔ اسی اصول کے تحت، انھوں نے مجلس میلاد نبوی، رسوم سوم، دہم اور چہلم اور کتابت بر کفن وغیرہ کو جائز ثابت کیا ہے۔

تصور شیخ [25] میں مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے قرآن مجید، احادیث اور شروح کتب احادیث سے استدلال

کرتے ہوئے ثابت کیا ہے کہ تصور شیخ کرنا جائز ہے کیونکہ اس کی ممانعت میں نہ کوئی آیت قرآنی ہے اور نہ کوئی حدیث شریف۔ اس لیے یہ اپنے اصل پر رہے گا۔

مولانا ابو یوسف محمد شریف ؒ نے کشف الغطاء عن مسئلۃ النداء [۲۶] میں ثابت کیا ہے کہ قرآن مجید اور احادیث میں مطلق درود شریف پڑھنے کی فضیلت آئی ہے۔ اس لیے درود شریف کا کوئی بھی صیغہ ہو، ان سب کے پڑھنے سے فضیلت حاصل ہو جاتی ہے۔ صحابہ کرام ؓ، تابعین ؒ اور تبع تابعین ؒ سے درود شریف کے کئی ایسے الفاظ مروی ہیں، جو حضور اکرم ﷺ سے ثابت نہیں۔ مولانا ابو یوسف محمد شریف ؒ مزید بیان کرتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ کو غائبانہ خطاب کرنا صحابہ کرام ؓ کا معمول تھا اور اس پر ان کا اجماع تھا۔

اباحۃُ السلف البناء علیٰ قبُورِ المشائخ و العُلماء [۲۷] میں مولانا ابو یوسف محمد شریف ؒ نے آیات قرآنی اور احادیث صحیحہ سے استدلال کرتے ہوئے، مشائخ عظام اور علمائے کرام کے مزارات پر چار دیواری اور قبّے بنانے کا جواز اور قبریں ڈھانے اور قبّے گرانے کا رد و ابطال، مدلّل طور پر بیان کیا ہے۔ اس سلسلے میں ابو الحسن مسلم بن الحجاج نیشاپوری ؒ (م۔ ۸۷۵ء) کی صحیح مسلم میں حضرت علی ؓ (۶۰۳ء۔ ۶۶۱ء) سے روایت شدہ حدیث شریف [۲۸] پر جرح کرنے کے بعد مولانا ابو یوسف محمد شریف ؒ نے ثابت کیا ہے کہ اس حدیث شریف کی اسانید میں سے ایک سند حبیب بن ابی ثابت، مدلس ہے۔ اس لیے یہ حدیث شریف قابل حجت نہیں۔ مزید براں، مولانا ابو یوسف محمد شریف ؒ کے نزدیک اگر اس حدیث شریف سے استدلال بھی کیا جائے تو اس سے مراد قبور مشرکین ہیں نہ کہ مسلمانوں کی قبور۔

سات آیات قرآنی اور نو احادیث سے استدلال کرتے ہوئے، مولانا ابو یوسف محمد شریف ؒ نے وہابیہ سے مناکحت [۲۹] میں ثابت کیا ہے کہ حنفی المذہب کا وہابیہ کے ساتھ باہمی ناطہ کرنا جائز نہیں۔

پردۂ نسواں [۳۰] میں مولانا ابو یوسف محمد شریف ؒ، قرآن مجید، احادیث اور آثارِ امہات المومنین ؓ سے استدلال کرتے ہوئے پردے کی اہمیت اور افادیت بیان کرتے ہیں۔

مسائل شیعہ، ماتم کا شرعی حکم، کتاب الجنائز اور آں حضرت ﷺ کی نجدیوں سے نفرت میں مولانا ابو یوسف محمد شریف ؒ نے قرآن مجید اور احادیث کی روشنی میں فرقِ مخالف کا بلیغ اور مدلّل رد کیا ہے۔ [۳۱]

تراجم / شرح کتب احادیث

۲۸ / اگست ۱۹۲۴ء کے ہفت روزہ الفقیہ (امرتسر) میں مولانا محمد نصیر الدین قادری ؒ نے علمائے احناف بشمول مولانا ابو یوسف محمد شریف ؒ کی توجہ صحاح ستّہ اور حنفی المذہب کی کتب احادیث، مثلاً طحاوی اور شرح معانی الاثار کے سلیس اردو ترجمہ اور شرح کرنے کی ضرورت کی طرف دلائی۔ [۳۲]

مولانا نصیر الدین قادری ؒ کی اپیل کی تائید کرتے ہوئے، ۷ / ستمبر ۱۹۲۴ء کے الفقیہ میں قاضی فضل احمد

لدھیانویؒ نے جنوبی ایشیا کے جید علمائے اہلِ سنت و جماعت کو تجویز دی کہ وہ صحاح ستّہ میں شامل ایک ایک کتاب کا اردو میں ترجمہ و تشریح کریں۔ اس سلسلے میں انھوں نے مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ کے لیے امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانیؒ (م۔۸۸۹ء) کی سنن ابی داؤد کے ترجمہ و تشریح کرنے کی تجویز پیش کی۔ (۳۳) اس تجویز پر سب سے پہلے مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے صاد کہتے ہوئے اعلان کیا کہ وہ امام محمد بن حسن شیبانیؒ (م۔۸۰۵ء) کی مؤطا امام محمد کا اردو ترجمہ شروع کرتے ہیں اور وعدہ کیا کہ اگر زندگی رہی تو امام محمدؒ کی کتاب الآثار امام محمد کا ترجمہ بھی کروں گا۔ مزید براں اگر احباب نے اصرار کیا تو صحاح ستّہ میں سے جس کا وہ کہیں گے، اس کا ترجمہ کروں گا۔ اس کے ساتھ ہی مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ اطلاعاً بیان کرتے ہیں کہ وہ مشکوٰۃ شریف کا پنجابی میں جزوی ترجمہ کر چکے ہیں۔ (۳۴) اسی طرح انھوں نے اپنی ایک کتاب میں ذکر کیا ہے کہ انھوں نے مشکوٰۃ شریف کی شرح بھی لکھی ہے۔ (۳۵)

مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے اپنی مندرجہ بالا مستقل تصانیف و تالیفات کے علاوہ، اپنے لاتعداد علمی و دینی مضامین اور ہزاروں فتاویٰ کے ذریعے بھی احادیث کی گراں قدر خدمت کی ہے۔ علاوہ ازیں انھوں نے اپنی تقاریر اور مواعظ کے ذریعے بھی، عوامی سطح پر حدیث شریف کے ابلاغ، اشاعت، تشریح اور تفہیم کے لیے نمایاں خدمات سرانجام دی ہیں۔

حدیث شریف اور فقہ حنفی کی تطبیق

مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے اپنی تمام تر تصانیف، تالیفات، مضامین، فتاویٰ اور مواعظ کے ذریعے فقہ، خصوصاً فقہ حنفی کے مسائل کو احادیث صحیحہ سے ثابت کر کے واضح کیا کہ فقہ حنفی کے تمام مسائل حضور اکرم ﷺ کے ارشادات کے عین مطابق ہیں۔ اگرچہ مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ اس بات کے قائل ہیں کہ قرآن مجید اور احادیث کے ہوتے ہوئے، کسی اور دلیل کی ضرورت نہیں (۳۶)، لیکن اس کے ساتھ ہی وہ وضاحت کرتے ہیں کہ ہم حنفی المذہب، امام نعمان بن ثابت ابو حنیفہؒ (۶۹۹ء۔۷۶۷ء) کی بتائی ہوئی احادیث کی منشا و مراد کو تسلیم کرتے ہیں کیونکہ امام ابو حنیفہؒ احادیث کا موقع و محل اور ان کی منشا کو ہم سے زیادہ سمجھتے ہیں۔ (۳۷)

مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ کے بقول جمہور محدّثین کے نزدیک حدیث سے مراد حضور اکرم ﷺ کے قول، فعل، تقریر اور صحابہ کرامؓ کے قول، فعل، تقریر اور تابعین کے قول، فعل، تقریر ہے۔ (۳۸) اس حوالے سے مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے ثابت کیا کہ امام ابو حنیفہؒ تابعی تھے کیونکہ انھوں نے حضرت انس بن مالکؓ، صحابی رسول ﷺ کو کئی بار دیکھا تھا۔ اس لیے امام ابو حنیفہؒ کا قول، فعل، تقریر، بھی حدیث ہے اس لیے فقہ حنفی بھی حدیث ہے۔ (۳۹) یہی وجہ ہے کہ اکابر محدّثین نے بعد تحقیق و تنقید، امام ابو حنیفہؒ کی فقہ کو تسلیم کر لیا۔ (۴۰)

تاریخ جمع و تدوین احادیث بیان کرتے ہوئے، مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ ابتدا میں

احادیث کے لکھنے کا رواج نہ تھا۔ صحابہ کرامؓ زبانی روا تیں بیان کیا کرتے تھے۔ وضاعین نے موقع پا کر احادیث وضع کرنی شروع کیں اور کئی من گھڑت احادیث بنا کر رواج دیں۔ اس وقت صحیح، ضعیف اور موضوع احادیث کا امتیاز مشکل ہو گیا۔ حضور اکرم ﷺ کا صحیح ارشاد معلوم کرنے کے لیے سند کی ضرورت تھی۔ لوگوں نے اسانید بھی گھڑنی شروع کیں تو اور مشکل پیدا ہو گئی۔ اس لیے اس زمانے کے لوگوں نے بالاتفاق ائمہ اربعہ کو منتخب کیا کہ ان ائمہ کی تحقیق پر عمل کیا جائے تا کہ ہر ایک کو نئے سرے سے تحقیق کرنے کی ضرورت نہ رہے۔ (۴۱)

محدّثین کے مقابلے میں فقہاء اور مجتہدین کو اہمیت دیتے ہوئے، مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ ایک جگہ لکھتے ہیں کہ محدّثین کا صرف اتنا ہی کام ہے کہ وہ روایتیں فقہاء تک پہنچا دیں تا کہ وہ خوب غور و خوض کر کے ان سے مسائل کا استنباط کریں، جن سے راویوں کی سمجھ قاصر ہو۔ (۴۲) اس سلسلے میں وہ مزید لکھتے ہیں کہ: جو مسئلہ قرآن مجید اور احادیث میں صراحۃً نہ ملے تو مجتہد کا استنباط یا قیاس مانا جاتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی قرآنی آیت یا حدیث محتمل المعانی ہو تو ایک معنی متعین کرنے کے لیے مجتہد کی تقلید کی جاتی ہے۔ اسی لیے بقول مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ، بجز تقلید نہ کوئی اتباع نبوی کر سکتا ہے اور نہ ہی کوئی حدیث شریف پر عمل کر سکتا ہے۔ کیونکہ کسی حدیث شریف کے صحیح سمجھنے یا مان لینے میں کئی مراحل ہوتے ہیں، جو تقلید کے بغیر طے نہیں ہو سکتے۔ ائمہ اربعہ نے ایسے ایسے اصول وضع کیے ہیں جن پر عمل کرنے سے قرآن مجید اور احادیث پر عمل ہو سکتا ہے۔ اگر ان کے بتائے ہوئے اصولوں کو اپنا معمول نہ بنایا جائے تو آج ایک حدیث شریف بھی کوئی رسول اللہ ﷺ سے ثابت نہیں کر سکتا۔ حدیث شریف کی صحت اور ضعف کے اصول انھی ائمہ نے بنائے، راویوں کی جرح قدح کی تحقیق انھوں نے ہی کی۔ عام، خاص، مشترک، مجمل، حقیقت اور مجاز انھی ائمہ نے بیان کیے۔ اسی لیے کوئی شخص ان کی تحقیق کو چھوڑ کر ایک مسئلے بھی صحیح ثابت نہیں کر سکتا۔ (۴۳)

مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ اس بات کے قائل ہیں کہ ہر شخص کیونکہ یہ صلاحیت نہیں رکھتا کہ وہ خود قرآن مجید اور احادیث سے مسائل کا حل نکال سکے اس لیے علمائے کرام اور فقہاء نے یہ کام اپنے ذمے لیا اور مختلف آیات قرآنی اور احادیث سے تحقیق کر کے ہر ایک مسئلہ بیان کر دیا اور ہر ایک جزئی کا حکم قرآن مجید اور احادیث سے نکال کر ایک مستقل علم مدوّن کیا، جس کا نام فقہ ہے۔ (۴۴)

علم فقہ کی مزید وضاحت کرتے ہوئے مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ لکھتے ہیں کہ فقہ، قرآن مجید اور احادیث کے خلاف نہیں کیونکہ ائمہ کے بیان کردہ مسائل کے استنباطات و قیاسات انھی مسائل کے مظہر ہیں جو قرآن مجید اور احادیث میں آئے ہیں۔ اسی لیے ان ائمہ کا یہ کہنا کہ ہمارا قول اگر کسی صحیح حدیث شریف کے خلاف پاؤ، تو چھوڑ دو، ان کے اس اعتماد اور وثوق کا اظہار تھا کہ ان کا کوئی مسئلہ ایسا نہیں جس کی کوئی دلیل قرآن مجید، سنت نبوی یا آثار صحابہ کرامؓ سے نہ ملتی ہو اور وہ صحیح حدیث کے خلاف بھی ہو۔ (۴۵) ”پس اگر آج کسی عالم کو موجودہ کتب حدیث میں سرسری تلاش کے باوجود کسی مسئلہ کی دلیل نہ ملے تو وہ مسئلہ بے دلیل نہیں ہو سکتا۔“ (۴۶)

حافظ ابو بکر بن عبد اللہ بن محمد بن ابی شیبہؒ (م۔۸۴۹ء) نے حدیث شریف کے بارے میں ایک کتاب لکھی جس کا نام مصنف ابن ابی شیبہ رکھا۔ اس کتاب میں صحیح، حسن، ضعیف بلکہ موضوع احادیث بھی درج کیں۔ اس کتاب کا ایک معتدبہ حصہ صرف امام ابو حنیفہؒ کے رد میں تھا۔ اس حصے میں انھوں نے وہ احادیث جمع کیں جو بادی النظر میں امام ابو حنیفہؒ کے خلاف نظر آتی ہیں۔ اس حصے کا نام، 'کتاب الرّد علی ابی حنیفہ' ہے۔[۴۷] مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے تائید الامام باحادیث خیر الانام[۴۸] کے ذریعے ثابت کیا کہ فقۂ حنفی کا کوئی مسئلہ احادیث صحیحہ کے خلاف نہیں۔

اخبار محمدی (دہلی) کے مدیر محمد دہلوی نے علامہ برہان الدین ابو الحسن علی ابن ابی بکر مرغینانیؒ (۱۱۱۷ء۔ ۱۱۹۷ء) کی مشہور کتاب ہدایہ اور علامہ محمد علاء الدین حصکفیؒ (م۔۱۶۷۷ء) کی معروف کتاب درّ مختار پر بعض اعتراضات کیے اور ان میں درج چند مسائل کو اپنے تئیں قرآن مجید اور احادیث کے خلاف اور متصادم قرار دیا۔ مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے ہدایہ پر اعتراضات کے جوابات[۴۹] اور درّ مختار پر اعتراضات کے جوابات[۵۰] کے ذریعے ثابت کیا کہ ہدایہ اور درّ مختار کا کوئی مسئلہ، قرآن مجید اور احادیث کے خلاف نہیں۔ صداقت الاحناف[۵۱]، جو پنجابی نظم اور اردو نثر میں لکھی گئی ہے، میں مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے جہاں مقلدین بالخصوص حنفیہ کی صداقت اور امام ابو حنیفہؒ کے فضائل بیان کیے ہیں وہیں بعض احادیث کی روشنی میں امام ابو حنیفہؒ کے بارے میں بعض مبشرات کا ذکر بھی کیا ہے۔

حدیث شریف اور سنت میں فرق

مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ کے نزدیک حدیث شریف اور سنت میں فرق ہے۔ حدیث شریف کی تعریف اوپر بیان ہوئی جبکہ سنت کی تعریف، مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ یہ کرتے ہیں کہ سنت اس کام کو کہتے ہیں جس پر حضور اکرم ﷺ یا آپ ﷺ کے صحابہ کرامؓ نے مع الترک احیاناً مواظبت کی ہو۔[۵۲] اس حوالے سے مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ نے مزید وضاحت کے لیے آٹھ ایسی احادیث کا حوالہ دیا ہے کہ جس میں حضور اکرم ﷺ نے اپنی سنت (عام طریقے سے) ہٹ کر صرف ایک بار عمل کیا۔ مثلاً حضور اکرم ﷺ کا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا، منبر پر نماز پڑھنا، کھڑے کھڑے پیشاب کرنا، نعلین مبارک پہنے ہوئے نماز پڑھنا، اپنی نواسی حضرت امامہؓ بنت ابو العاص بن ربیعؓ کو اٹھا کر نماز پڑھنا وغیرہ۔ ان واقعات سے استدلال کرتے ہوئے مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے لیے حضور اکرم ﷺ کی سنت (عام طریقے) پر عمل کرنا ضروری ہے۔ تاہم اگر کوئی ان ایک بار عمل والی احادیث پر عمل کرے تو وہ جائز تو ہو گا لیکن سنت نبوی نہیں۔[۵۳]

مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ کے بقول احادیث کی کتابوں میں متضاد احادیث ملتی ہیں۔ ان میں کتب فقہ کی طرح مسائل میں فیصلہ کن حکم نہیں ملتا۔ بلکہ بعض مسائل میں تو صاف حکم ہی نہیں ملتا۔[۵۴] اس سلسلے میں انھوں نے دس ایسے واقعات بیان کیے ہیں کہ جن میں متضاد روایات ملتی ہیں یا کسی مسئلے میں واضح حکم نہیں ملتا۔ مثلاً حضور اکرم

ﷺ کی ظاہری وفات کے وقت عمر سے متعلق تین مختلف روایات ملتی ہیں، حدیث سہو رسول اکرم ﷺ میں ایک جگہ ظہر کی نماز اور ایک جگہ عصر کی نماز کا ذکر آتا ہے، ایک حدیث شریف میں ہے کہ قے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ ایک روایت ہے کہ روزہ نہیں ٹوٹتا، ایک روایت میں رسول کریم ﷺ کے صاحبزادےؓ کی وفات کے وقت عمر سترہ دن بیان ہوئی ہے جبکہ ایک روایت میں اٹھارہ ماہ بیان ہوئی ہے، ایک حدیث شریف میں ہے کہ سینگی لگانے اور لگوانے والے کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے جبکہ دوسری روایت ہے کہ نہیں ٹوٹتا، ایک حدیث شریف میں آیا ہے کہ مردہ جانور کے چمڑے اور چربی سے نفع لینا درست نہیں جبکہ ایک جگہ ہے کہ مردہ جانور کا چمڑا دباغت دیا جائے تو نفع لینا درست ہے وغیرہ۔ (۵۵)

اس تمام بحث کے نتیجے کے طور پر، مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ بیان کرتے ہیں کہ کیونکہ احادیث میں علاوہ مدلولات ظاہریہ کے ساتھ مدلولات خفیہ بھی ہوتے ہیں جن کو بعض سمجھ سکتے ہیں بعض نہیں۔ اسی طرح احادیث میں بہت کچھ اختلاف واقع ہوا ہے۔ ان کی عبارات میں کئی پہلو ہوتے ہیں جن سے مسائل کا استنباط مختلف طور پر ہو سکتا ہے، پھر اکثر احکام میں علتیں ملحوظ ہوا کرتی ہیں اس لیے شارع کا مقصود سمجھنا اور ہر حکم کی علت کا متعین کرنا، ایسا مشکل کام ہے کہ جس کو ہر کوئی نہیں کر سکتا یہ کام فقیہ اور مجتہد ہی کر سکتے ہیں۔ (۵۶)

حدیث شریف سے متعلق مولانا ابو یوسف محمد شریفؒ کے چند اقوال

استخراج احکام میں قرآن مجید مقدّم ہے پھر حدیث شریف۔ حدیث شریف کو قرآن مجید کے تابع کرنا چاہیے۔ (۵۷)

حدیث فعلیہ اور قولیہ میں تعارض ہو تو قولیہ مقدّم ہوتی ہے۔ (۵۸)

حدیث مقدّم اور متاخّر میں تطبیق نہ ہو سکے تو لا محالہ حدیث مقدّم منسوخ سمجھی جائے گی۔ (۵۹)

جو امر حدیث ضعیف سے ثابت ہو وہ بدعت نہیں ہوتا۔ البتہ یہ شرط ہے کہ وہ کسی حدیث صحیح کے خلاف نہ ہو۔ (۶۰)

ضعیف حدیث بھی فضائل اعمال میں مقبول ہوتی ہے۔ (۶۱)

حدیث ضعیف میں احتمال ہے کہ ضعیف راوی نے سچ بولا ہو، اس لیے وہ مطلقاً متروک نہیں ہوتی تاوقت یہ کہ کوئی صحیح حدیث شریف اس کے معارض نہ ہو۔ (۶۲)

موضوع حدیث پر عمل کرنا جائز نہیں۔ (۶۳)

ہر حدیث صحیح الاسناد کا فی الواقع غلط ہونا اور ہر ضعیف الاسناد کا فی الواقع صحیح ہونا جائز اور ممکن الوقوع ہے۔ (۶۴)

اہل حدیث بحیثیت مذہب ایک الگ فرقہ نہیں۔ متقدمین میں جو لوگ حدیث شریف کی خدمت میں زیادہ مشغول ہوتے تھے وہ باوجود مقلد ہونے کے، اہل حدیث کہلاتے تھے۔ (۶۵)

اہل حدیث وہ لوگ تھے جو راویان اخبار نبوی و جامعان آثار مصطفوی ﷺ گزرے ہیں۔ (۶۶)

اختتامیہ

علوم وفنون اسلامیہ میں قرآن مجید کے بعد، احادیث نبویہ کی اہمیت ہے۔ اسی لیے علماء نے قرآن مجید کے ساتھ ساتھ احادیث نبویہ کی تبلیغ و اشاعت کے لیے بھی ہمیشہ گراں قدر خدمات سر انجام دی ہیں۔ مولانا ابو یوسف محمد شریف محدّث کوٹلویؒ نے بھی اپنی ساری زندگی، تصانیف، تالیفات، مضامین، فتاوٰی اور مواعظ حسنہ کے ذریعے، اہمیت و حجیّت حدیث شریف بیان کرنے میں بسر کی۔ انھوں نے حنفی المذہب ہونے کی وجہ سے، فقہ حنفی کو احادیثِ نبویہ کے عین مطابق قرار دیا۔ آپ کی اسی علمی خدمت کی وجہ سے آپ کو محدث کوٹلوی کے ساتھ ساتھ فقیہ اعظم کے القابات سے بھی علمی و دینی حلقوں میں یاد کیا جاتا ہے۔

حوالہ جات

۱۔ فاروقی، اقبال احمد (مرتب)، دارالعلوم انجمن نعمانیہ لاہور کا تعارف، انجمن نعمانیہ، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۱۰۔۲۸

۲۔ نیاز، رشید، اولیائے سیالکوٹ، نیاز اکیڈمی، سیالکوٹ، ۱۹۹۲ء، ص ۸۴

۳۔ نقشبندی، مشتاق احمد، 'فقیہ اعظم کے دستورات مقدسہ پر ایک مختصر نظر'، ماہنامہ ماہِ طیبہ (کوٹلی لوہاراں)، مارچ ۱۹۵۶ء، ص ۲۸۔ اس سلسلے میں مسند امام احمد پر ان کے حواشی ملتے ہیں۔ بشیر، ابوالنور محمد، جبریل علیہ السلام کی حکایات، فرید بک سٹال، لاہور، ۱۹۹۰ء، ص ۲۳

۴۔ بشیر، ابوالنور محمد، 'مفتی'، ماہ طیبہ، نومبر ۱۹۵۸ء، ص ۴۲

۵۔ نقشبندی، محمد رمضان (مرتبہ)، گلزار نقشبندیہ، لالہ موسیٰ، ن۔ن، ۱۹۳۵ء، ص ۱۱۲

۶۔ 'آہ حضرت فقیہ اعظمؒ'، ہفت روزہ رضوان، لاہور، ۲۸/ جنوری ۱۹۵۱ء، ص ۱

۷۔ رانا، خلیل احمد (مرتب)، نابغہ فلسطین، دارالفیض گنج بخش، لاہور، ۱۹۹۵ء، ص ۱۴۔۱۵

۸۔ شریف، ابویوسف محمد، اربعین نبویہ، کتب خانہ ماہ طیبہ، کوٹلی لوہاراں، ت۔ن

۹۔ ایضاً، اربعین حنفیہ، رضا پبلی کیشنز، لاہور، ۲۰۰۲ء

۱۰۔ ایضاً، شمس الحق، مطبع انوار احمدی، سیالکوٹ، ت۔ن

۱۱۔ ایضاً، کامن النسوان فی تردید اعداء النعمان، انوار احمدی پریس، سیالکوٹ، ت۔ن

۱۲۔ ایضاً، نماز مدلّل، حامد اینڈ کمپنی، لاہور، ت۔ن

۱۳۔ ایضاً، نماز مترجم منظوم پنجابی، مطبع انوار احمدی، سیالکوٹ، ۱۹۰۲ء

۱۴۔ احمد، مجیب، تذکرہ فقیہ اعظم (مریدکے: مکتبہ اشرفیہ، ۱۹۹۴ء)، ص ۱۸

۱۵۔ ایضاً، مستورات کی نماز، ممتاز برقی پریس، سیالکوٹ، ت۔ن

۱۶۔ شریف، ابو یوسف محمد، عورتوں کا عیدین میں جانا، مطبع مجددی، امرتسر، ت۔ن

۱۷۔ ایضاً، مسائل ماہ رمضان، پرنٹنگ پریس، لاہور، ت۔ن

۱۸۔ ایضاً، کتاب التراویح، کتب خانہ ماہ طیبہ، کوٹلی لوہاراں، ت۔ن

۱۹۔ ایضاً، اجتہاد، وزیرِ ہند پریس، امرتسر، ت۔ن

۲۰۔ ایضاً، انتفاع الاموات بالصدقات والختمات (حصہ اول) معروف بہ ختم وفاتحہ کے جواز میں، کریمی پریس، لاہور، ت۔ن

۲۱۔ احمد، تذکرہ فقیہ اعظم، ص۶۱

۲۲۔ شریف، ابو یوسف محمد، نماز جنازہ کے بعد دعا، کریمی پریس، لاہور، ت۔ن

۲۳۔ احمد، تذکرہ فقیہ اعظم، ص۶۲

۲۴۔ اعظم، فقیہ، تحقیق البدعت، کتب خانہ ماہ طیبہ، کوٹلی لوہاراں، ت۔ن

۲۵۔ شریف، ابو یوسف محمد، تصور شیخ، الفقیہ پرنٹنگ پریس، امرتسر، ت۔ن

۲۶۔ ایضاً، کشف الغطاء عن مسئلۃ النداء معروف بہ جواز ندائے یارسول اللہ، کریمی پریس، لاہور، ت۔ن

۲۷۔ ایضاً، اباحۃُ السلف البناء علیٰ قبُورِ المشائخ والعُلماء، اسلامیہ سیٹم پریس، لاہور، ت۔ن

۲۸۔ اس حدیث شریف کا مفہوم ہے کہ حضرت علیؓ نے حضرت ابی الہیاج الاسدیؓ کو فرمایا کہ 'کیا میں تمھیں اس کام کے لیے نہ بھیجوں جس کے لیے حضور اکرم ﷺ نے مجھے بھیجا تھا؟ یہ کہ کوئی تصویر نہ چھوڑ مگر کہ مٹادے اس کو اور نہ کوئی قبر بلند کہ اس کو برابر کردے'۔ سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم شریف، فرید بک سٹال، لاہور، ۱۹۸۸ء، جلد ثانی، ص۸۱۳۔۸۱۴

۲۹۔ شریف، ابو یوسف محمد، وہابیہ سے مناکحت، ممتاز برقی پریس، سیالکوٹ، ت۔ن

۳۰۔ احمد، تذکرہ فقیہ اعظم، ص۶۲

۳۱۔ شریف، ابو یوسف محمد، 'مسائلِ شیعہ'، ص۳۱۔۶۳، 'ماتم کا شرعی حکم'، ص۶۴۔۷۰، 'کتاب الجنائز'، ص۱۶۳۔۱۷۸ اور 'آں حضرت ﷺ کی نجدیوں سے نفرت'، ص۲۸۹۔۳۰۲، جمیل، عطاء المصطفیٰ (مرتب)، دلائل المسائل، فرید بک سٹال، لاہور، ت۔ن

۳۲۔ قادری، محمد نصیر الدین، 'حنفی علمائے کرام کی خدمت بابرکت میں التماس'، ہفت روزہ الفقیہ (امرتسر)، ۲۸/ اگست ۱۹۲۴ء، ص۱

۳۳۔ احمد، قاضی فضل، 'التماس'، الفقیہ، ۷/ ستمبر ۱۹۲۴ء، ص۱۰

۳۴۔ شریف، ابو یوسف محمد، 'تراجم صحاح ستّہ'، الفقیہ، ۲۱/ ستمبر ۱۹۲۴ء، ص۸

۳۵۔ ایضاً، نماز مدلّل، ص۹۵

۳۶۔ ایضاً، (مرتب)، اظہار الحق، ممتاز برقی پریس، سیالکوٹ، ت۔ن، ص۳۲

۳۷۔ بشیر، ابو النور محمد، سنی علماء کی حکایات، فرید بک سٹال، لاہور، ت۔ن، ص۵۵

۳۸۔ شریف، ابو یوسف محمد، 'فقہ دراصل حدیث ہے'، جمیل، عطاء المصطفیٰ (مرتب)، فقہ الفقیہ، فرید بک سٹال، لاہور، ت۔ن، ص۲۸

۳۹۔ ایضاً، ص۲۹۔۳۰

۴۰۔ شریف، ابو یوسف محمد، 'ایک سوال کا جواب'، الفقیہ، ۲۰/ جنوری ۱۹۲۰ء، ص۳

۴۱۔ ایضاً، ' ایک استفتاء درباره تقلید اور اس کا جواب'، الفقیہ، ۲۱/ اکتوبر ۱۹۳۸ء، ص۳

۴۲۔ ایضاً، 'ضرورتِ فقہ'، فقہ الفقیہ، ص۱۲

۴۳۔ ایضاً، 'ایک استفتاء درباره تقلید اور اس کا جواب'، ص۳۔۴

۴۴۔ ایضاً، 'ضرورتِ فقہ'، ص۹۔۱۰

۴۵۔ اعظم، فقیہ، 'ایک استفتاء اور اس کا جواب'، ماہ طیبہ، اگست ۱۹۵۵ء، ص۸

۴۶۔ شریف ' ایک سوال کا جواب'، ص۲

۴۷۔ خان، محمد عمار (تالیف)، امام اعظم ابو حنیفہؒ اور عمل بالحدیث، ادارہ نشر و اشاعت مدرسہ نصرۃ العلوم، گوجرانوالہ، ۱۹۹۶ء، ص ۱۳، ۲۴۔۲۷

۴۸۔ شریف، ابو یوسف محمد، 'تائید الامام باحادیث خیر الانام'، فقہ الفقیہ، ص۲۵۰۔۳۳۶

۴۹۔ ایضاً، 'ہدایہ پر اعتراضات کے جوابات'، ایضاً، ص۱۴۹۔۲۰۴

۵۰۔ ایضاً، ' درّ مختار پر اعتراضات کے جوابات'، ایضاً، ص۲۰۷۔۲۱۹

۵۱۔ ایضاً، صداقت الاحناف، صابر الیکٹرک پریس، لاہور، ت۔ن

۵۲۔ ایضاً، کتاب التراویح، ص۱۲

۵۳۔ ایضاً، 'سنت و حدیث'، ماہنامہ رضوان، لاہور، نومبر ۱۹۶۴ء، ص۱۶۔۱۷

۵۴۔ ایضاً، 'غیر مقلدین کی فقہ'، الفقیہ، ۱۴/ مئی ۱۹۳۰ء، ص ۳

۵۵۔ ایضاً، 'درہ محمدی کی تائید'، الفقیہ، ۷/ مئی ۱۹۲۸ء، ص۲۔۳

۵۶۔ ایضاً، 'ضرورتِ فقہ'، ص۱۰۔۱۲

۵۷۔ ایضاً، اربعین حنفیہ، ص۱۳

۵۸۔ ایضاً، ص۱۹

۵۹۔ ایضاً، ص۲۵

۶۰۔ ایضاً، نماز مدلّل، ص۷۰

۶۱۔ ایضاً، 'جواب الجواب'، الفقیہ، ۵/ اپریل ۱۹۱۹ء، ص۴

۶۲۔ ایضاً، اربعین حنفیہ، ص۳۱

۶۳۔ ایضاً، ص۴۱

۶۴۔ ایضاً، 'ضرورتِ فقہ'، ص۲۴

۶۵۔ ایضاً، ' ایک محدّث اور امر تسری مفتی'، الفقیہ، ۵/ دسمبر ۱۹۲۰ء، ص۳۰

۶۶۔ ایضاً، شمس الحق، ص۱۲